لگی۔ نبی ﷺ بھی خوش خوش واپس تشریف لائے اس واقعہ سے معلوم ہوا آپ کا اخلاق میں سب کے ساتھ مساویانہ سلوک تھا۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

دل تو کعبہ کی طرح محترم ہوتا ہے عبادت نماز روزہ حج ہی نہیں بلکہ دلوں کو سکون پہنچانا اور بے سہاروں کو سہارا دینا سب سے بڑی عبادت ہے۔

دل بدست اور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل خوشتر است

چند احادیث جو اخلاق کے بارے میں وارد شدہ ہیں

۱)۔۔۔ "اکمل المومنین ایمانا احسنکم خلقا" (ترمذی)

مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

۲)۔۔۔ "خیارکم احسنکم اخلاقا" (بخاری/ کتاب الادب)

تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۳)۔۔۔ "احب عباد اللہ الی اللہ احسنھم اخلاقا"

اللہ کے بندوں میں سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۴)۔۔۔ "مامن شی یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق فان صاحب حسن الخلق یبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم و الصلوۃ" (نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

(قیامت کو) ترازو میں حسن خلق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی۔ کہ حسن اخلاق والا اپنے حسن خلق سے ہمیشہ کے روزہ والا اور نمازی کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔

۵)۔۔۔ "بعثت لاتمم مکارم الاخلاق"

مجھے بلند اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

۶)۔۔۔ اکثر مایدخل الجنۃ تقوی اللہ و حسن الخلق (ترمذی، صححہ الحاکم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر لوگ جو جنت میں داخل ہوں گے وہ تقویٰ اور

حسن اخلاق کی وجہ سے ہوگئے۔

۷)— "کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعیذ من سوء الخلق ویقول اللھم انی اعوذبک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق"

نبی ﷺ بداخلاقی سے خدا کی پناہ مانگتے تھے اور کہتے تھے اے میرے اللہ میں آپس کی پھوٹ منافقت اور بداخلاقی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۸)— "محاسنکم الی واقربکم منی فی الاخرۃ مجالس محاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی وابعدکم منی فی الاخرۃ مساویکم اخلاقا" (طبرانی، بیہقی)

تم میں میرا سب سے پیارا اور بہشت میں مجھ سے سب سے نزدیک وہ ہیں جو تم میں خوش خلق ہیں اور مجھے ناپسند اور قیامت میں مجھ سے دور وہ ہوں گے جو تم میں بداخلاق ہیں۔

۹)— "واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الاانت و اصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الاانت" (مسلم باب الدعاء فی الصلوۃ)

اے میرے خدا تو مجھ کو بہتر اخلاق کی رہنمائی کر تیرے سوا کوئی بہتر سے بہتر اخلاق کی راہ نہیں دکھا سکتا۔ اور برے اخلاق سے پھیر دے اور ان کو کوئی نہیں پھیر سکتا۔ مگر تو......

۱۰)— "ان الرجل لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قائم اللیل والنھار"

انسان حسن اخلاق سے وہ درجہ پاسکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

"تلک عشرۃ کاملہ"

مقام سنت

مولانا محمد منشا کاشف۔ فیصل آباد

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم فذلكم الله ربكم الحق فما ذا بعد الحق الا الضلل فانى تصرفون۔ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۳۲)

ترجمہ: "پھر یہی تو ہے تمہارا سچا مالک (جو سب کام کرتا ہے) سچ بات معلوم ہو جانے پر اس کو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے۔ تم کدھر پھرے جا رہے ہو"۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا حق بات کو نہ ماننا یعنی سنت کو چھوڑ کر بدعت پر عمل کرنا گمراہی اور باطل کو اختیار کرنا ہے۔ اور فرمایا "وما اتكم الرسول فخذوه ومانهكم عنه فانتهوا" (الحشر ۷) اور جو کچھ کہہ دیوے تمکو رسول پس لے لو اسکو اور جو کچھ منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو۔"

سنت کی تعریف:۔ شریعت کی اصطلاح میں سنت، کہتے ہیں ماجاء عن النبی صلى الله عليه وسلم من اقواله وافعاله و تقريره (فتح الباری شرح صحیح البخاری پارہ ۲۹)

حضور اکرم ﷺ کے ارشادات آپ کے افعال اور آپ کی تقریر (یعنی آپ کے سامنے کوئی کام کیا گیا یا کوئی بات کہی گئی اسے آپ نے برقرار رکھا، اس پر انکار نہیں فرمایا) سے جو منقول ہو۔

سنت کے لغوی معنی طریقہ کے ہیں لیکن فقہاء کی اصطلاح میں سنت سے رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال اور دوسرے وہ اقوال و افعال جس پر آپ نے سکوت فرمایا اور جن کو قائم و برقرار رکھا مراد ہے اور صحابہ کرام کے اقوال و افعال بھی اس بنیاد پر سنت میں

داخل ہیں جیسا کہ حضور نے "علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین" فرما کر اشارہ کر دیا کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کی قولی یا فعلی سند موجود ہوگی جیسا کہ اصول کی کتابوں میں مذکور ہے۔ "السنة تطلق علی قول الرسول و فعله و سکوته و علی اقوال الصحابة وافعالهم (نور الانور)

سنت کا اطلاق رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور سکوت پر نیز صحابہ کے اقوال و افعال پر ہوتا ہے البتہ حدیث کا محل خاص ہے اس کا اطلاق فقہاء کے نزدیک صرف رسول اللہ ﷺ کے اقوال پر ہوتا ہے۔

بدعت کی تعریف:۔ بدعت کا لغوی معنی ہے بغیر نمونہ کے بنائی ہوئی چیز۔ دین میں نئی رسم و عقیدہ یا عمل جس کی کوئی اصل قرون ثلاثه مشهود لها بالخیر میں نہ ملے۔ (مصباح اللغات صفحہ ۲۷)

شرعی تعریف:۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں "والبدعة اصلها ما احدث علی غیر مثال سابق و تطلق فی الشرع فی مقابل السنة فتکون مذمومة۔ (فتح الباری ۴ / ۲۱۹)

بدعت اصل میں اس چیز کو کہا جاتا ہے جو بغیر کسی سابق مثال اور نمونہ کے ایجاد کی گئی ہو اور شریعت میں بدعت کا اطلاق سنت کے مقابلہ میں ہوتا ہے لہذا وہ مذموم بھی ہوگی۔

قرآن کریم میں سنت کی بنیاد درجہ ذیل آیات ہیں۔

۱) ... "وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیهم و لعلهم یتفکرون" (سورۃ النحل آیت ۴۴) اور اتارا ہم نے طرف تیری ذکر کو (یعنی قرآن) تاکہ بیان کرے۔ تو واسطے لوگوں کے وہ چیز کہ اتاری گئی ہے طرف انکی اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

۲) ... "وما انزلنا علیک الکتب الا لتبین الھم الذی اختلفوا فیه و ھدًی و رحمةً لقوم یومنون" (سورۃ النحل آیت ٦٤)

"... اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس واسطے نازل کی ہے کہ جن امور (دین) میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں آپ عام لوگوں پر اس کو ظاہر فرما دیں اور یہ کتاب باعث رحمت و ہدایت ہے۔ ایمان رکھنے والی قوم کیلئے۔

قرآن کے نازل کرنے کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ توضیح و تشریح فرمائیں کیونکہ کتاب کی مجملات کو سمجھنا ممکن ہی نہیں ہے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر احکام اسی بناء پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا "الا وانی اوتیت القرآن و مثله معه" "کہ خبردار مجھے قرآن اور اس جیسی ایک اور چیز یعنی سنت دی گئی ہے پس قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کیلئے سنت سے بے نیازی اس آیت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ (از وحیدی قرآن بحوالہ اشرف الحواشی ۳۲۶)

۳) ... "یا یھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک" "اے رسول جو کچھ آپ پر آپکے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے آپؐ اسکی تبلیغ کیجئے۔"

۴) ... "انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک الله و لا تکن للخآئنین خصیماً" (النساء ۱۰۵)

"(اے پیغمبر) ہم نے تجھ پر جو سچی کتاب اتاری تو اس لئے کہ لوگوں کا فیصلہ تو اس طرح کرے جس طرح اللہ نے تجھ کو دکھلایا اور دغابازوں کے طرفدار مت بنو۔"

شریعت کے قواعد کے مطابق فیصلہ کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھلایا یعنی وحی بھیج کر یا کسی اور طریقہ سے آپؐ کو سمجھایا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں یہ "اراک الله" آنحضرت کے ساتھ خاص تھا آپؐ کی رائے اللہ تعالیٰ کے سمجھانے سے ٹھیک ہوتی تھی اس لئے آپؐ کا فیصلہ واجب الاتباع ہے۔ آنحضرت کے بعد یہ منصب کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ (کذافی الوحیدی)

۵) ... وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیماً (النساء آیت ۱۱۳)
اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اتاری (قرآن شریف اور حدیث شریف) اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھ کو سکھایا اور اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے آپ پر۔

۶) ... قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحن اللہ وما انا من المشرکین○ (سورۃ یوسف آیت ۱۰۸)

ترجمہ:۔اے پیغمبر کہہ دے میری راہ یہ ہے میں تم کو اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں اور جو میری پیروی کرے اور اللہ کی ذات تمام برائیوں اور عیبوں اور شرک سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں۔

۷) ... قل ھل من شرکائکم من یھدی الی الحق قل اللہ یھدی للحق افمن یھدیٓ الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدیٓ الا ان یھدی فما لکم کیف تحکمون○ و مایتبع اکثرھم الا ظناً ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ان اللہ علیم بما یفعلون (سورۃ یونس ۳۵۔۳۶)

ترجمہ:۔اے پیغمبران سے پوچھ تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو سچی راہ پر لگا سکے وہ اسکا جواب دیں گے تو تو ہی کہدے اللہ سچی راہ پر لگاتا ہے۔کیا جو سچی راہ پر لگاتا ہے اس کی تابعداری بہتر ہے یا اس کی جس کو خود راہ معلوم نہیں مگر ہاں جب وہ راہ پر لگایا جائے تو تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو اور ان مشرکوں میں اکثر نرے گمان پر چلتے ہیں تو گمان کہیں یقین کا کام دے سکتا ہے۔ بے شک اللہ جانتا ہے ساتھ اس چیز کے جو وہ کرتے ہیں۔

حق بات صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم کی سنت ہے۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین (بقرہ ۱۴۷) وان تطیعوہ

تھتدوا۔ اگر تم رسول کی اطاعت کرو گے تو راہ ہدایت پاؤ گے۔

یہی فیصلہ ہے کتاب ہدیٰ کا
کہ دشمن نبی ؐ کا ہے دشمن خدا کا

سیدھا راستہ صرف ایک ہے:۔ عبداللہ ؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ "**خط لنا رسول الله خطا ثم قل هذا سبيل الله ثم خط خطوطاً عن يمينه و عن شماله و قال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعوا اليه و قرا و ان هذا اصراطى مستقيماً فاتبعوه**" رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سمجھانے کیلئے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پھر اس لکیر کے دائیں اور بائیں کئی ٹیڑھی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ وہ راہیں ہیں کہ ان میں سے ہر ایک راہ پر شیطان ہے پکارتا ہے طرف اس راہ کے اور پھر فرمایا آپ ؐ نے یہ آیت پڑھی "**ولا تتبعو السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلكم و صسكم به لعلكم تتقون**" (انعام آیت ۱۵۳)

"اور تحقیق یہ میری راہ سیدھی راہ ہے پس چلو اس پر اور دوسری راہوں پر مت چلو پس وہ دوسری راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی اسکا تم کو اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم اس راہ کے خلاف کرنے سے بچو"۔

تشریح:۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سیدھی راہ بہشت میں جانے والی ایک ہی ہے پس اس ایک راہ پر ہی چلنا چاہیے اس ایک سیدھی راہ کی پہچان حضور اکرم ﷺ نے خود بتادی "**ما انا عليه و اصحابى**" جس راہ پر میں اور میرے صحابہ کرام ؓ چل رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ صحابہ کرام حضور کا اتباع ہی کرتے تھے۔

تاجدار عالم بطحاء کا جو فرمان تھا — کچھ نہ تھا اسکے سوا سنت تھی یا قرآن تھا
جب تلک یہ دیں مسلمانوں کا حرز جاں تھا — ان دنوں اقبال انکے در پہ اک دربان تھا

سنت اور بدعت احادیث کی نظر میں:۔

سنت کا مقام امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس طرح بیان کیا ہے۔ فرمایا۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ" (مشکوۃ) میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں تم جب تک انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو گے گمراہ نہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے اور قرآن مجید میں ہے "فامنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا" (التغابن) "اللہ اور رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا ہے یعنی قرآن و حدیث"۔

حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئاً و من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ و رسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئاً" (رواہ الترمذی بحوالہ مشکوۃ)

"کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا (یعنی رائج کیا) جو میرے بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان لوگوں کو ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور جس شخص نے گمراہی کی اور کوئی ایسی بات نکالی جس سے اللہ اور اس کا رسول خوش نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ ان کو ہوگا جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور اس روایت کو ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اور عمرو نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ "عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

دعا الی ھدًی کان لہ، من الاجر مثل اجو رمن تبعہ، لا ینقص ذلک من اجورھم شیئاً و من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئاً" (مسلم بحوالہ مشکوۃ قرآن مجید ترجمہ: (احمد رضا خاں بریلوی حاشیہ و تفسیر مراد آبادی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس کو جو اسکی پیروی اختیار کرے اور اس اطاعت گزار کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اسکو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس کو کہ جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا گناہ کی دعوت دینے والے اپنے گناہ کے بوجھ اور ان کی پیروی کرنے والوں کا بوجھ اٹھائیں گے۔

"و لیحملن اثقالھم و اثقالاً مع اثقالھم و لیسئلن یوم القیمة عما کانو یفترون" (العنکبوت ۱۳)

"اور وہ تو خود اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کے بوجھ جنکو انہوں نے گمراہ کیا ہے اور بیشک قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا جو وہ دنیا میں جھوٹ باندھتے رہے۔"

حدیث میں یوں بیان فرمایا ہے۔

"من سن سنةً سیئةً فعلیہ و زرھا و زرمن عمل بھا الی یوم القیامة"

"جس نے برے طریقے کو رائج کیا اس پر اپنا اور جس نے اس پر قیامت تک عمل کیا ان کا بوجھ ہوگا۔"

معیار محبت:۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسول اللہ

ﷺ کی عبادت کا حال دریافت کریں جب ان لوگوں کو آپ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت کو کم خیال کر کے آپس میں کہا رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں ہم کیا چیز ہیں۔ خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ یہ سن کر ان میں سے ایک نے کہا "اما انا فاصلي الليل ابداً" میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا "و قال الآخر انا اصوم النهار ابداً لا افطر" دوسرے نے کہا کہ اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ "و قال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابداً" تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کہ تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں یہی میرا طریقہ ہے "فمن رغب عن سنتي فليس مني" "پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ (مشکوۃ)

اسی طرح حضرت انس کو آپ ؐ نے حکم فرمایا

"و من احب سنتي فقد حبني و من احبني كان معي في الجنة" (الترمذی)

"پس جس شخص نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

نصیحت آمیز خطبہ:۔

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ ؐ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت غصہ میں آجاتے جیسا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہہ رہے ہوں وہ لشکر تم پر صبح کے وقت آجائے گا اور

شام کو آجائے گا اور فرماتے "اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الهدی هدی محمد صلی اللہ علیه وسلم وشر الامور محدثاتها وکل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة" بہترین حدیث کتاب اللہ ہے اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں ایجاد کئے گئے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور فرمایا "کل ضلالة فی النار" اور ہر گمراہی جہنم لے جائے گی۔

علامہ شاطبیؒ لکھتے ہیں "لیس فی السنة الا واصله فی القرآن" (الموافقات جلد ۴)

سنت میں کوئی ایسا بیان نہیں کہ جس کی اصل قرآن حکیم میں نہ ہو، آگے لکھتے ہیں۔

"فکان السنة بمنزلة التفسیر والشرح لمعانی احکام الکتاب" (الموافقات جلد ۴)

پس سنت قرآنی احکام اور معانی کے لئے تفسیر اور شرح کی حیثیت میں ہوگی۔

سنت کے بارے میں صحابہ کا طرز عمل:۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد سنت پر اسی حیثیت سے عمل درآمد ہو رہا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جو ہدایت الٰہی کی مزاج شناسی میں سب پر فوقیت رکھتے تھے ان کے بارے میں امام شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے جب کوئی قانونی معاملہ آتا تو وہ قرآن حکیم میں اس کا حل تلاش کرتے اگر وہاں نہ ملتا تو سنت کی طرف رجوع کرتے اگر سنت میں بھی نہ ملتا تو لوگوں سے دریافت کرتے کہ اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کا کسی کو علم ہے بسا اوقات صحابہؓ میں کچھ لوگ بتا دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملہ میں یہ فیصلہ فرمایا ہے (حجۃ اللہ البالغہ)

حضرت صدیق اکبرؓ سنت سے سند ملنے پر خوش ہو کر فرماتے۔

"الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ علی سنن نبینا"

"اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جن میں ہمارے نبیؐ کی سنتیں محفوظ ہیں۔"

خلیفہ ثانی امیرالمومنین نے قرآن فہمی کے سلسلہ میں سنت کی تشریحات کو بنیاد بنایا ہے۔ علمائے کرام نے اپنی تصانیف میں ان کے اقوال درج کئے ہیں امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا آئندہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآنی مشتبہات میں تم سے جھگڑیں گے ایسی صورت میں سنتوں کے ذریعے ان پر حجت قائم کرنا کیونکہ اصحاب سنن کتاب اللہ کو خوب جانتے ہیں (کتاب المیزان)

گورنروں کے فرائض میں انتظامی امور کے ساتھ دین اور سنت کی تبلیغ بھی شامل تھی۔

امام ابن القیم الجوزی لکھتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا "انما ابعث لیبلغوکم دینکم وسنة نبیکم" (اعلام الموقعین)

"میں اس لئے گورنروں کو بھیجتا ہوں تاکہ وہ تمہیں تمہارا دین اور نبی کی سنت پہنچائیں۔"

ایک دفعہ آپ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ "سنت کو قانونی حیثیت حاصل ہے۔" جیسا کہ علامہ ابوبکر جصاص نے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا "لوگو! تمہارے لئے سنتیں مقرر کردی گئیں فرائض کی تعین ہوچکی ہے اس طرح تم کو واضح راستے پر لگا دیا گیا ہے اب اگر تم لوگوں کی وجہ سے دائیں بائیں دیکھو گے تو گمراہ ہوجاؤ گے (الاعتصام جلد ۱)

سنت کے بارے میں آئمہ اربعہ کے ارشادات:۔

آئمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ نے بھی قرآن فہمی کے معاملہ میں سنت کو خاص اہمیت دی ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کا ارشاد ہے "لولا السنن مافهم احدمنا القرآن" (کتاب المیزان شعرانی) اگر سنن نہ ہوتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن حکیم کا فہم نہ حاصل کرسکتا۔ مزید وضاحت آپ کے اس قول سے ہوتی ہے "لم تزل الناس فی صلاح مادام منهم من يطلب الحديث فاذا طلبوا العلم بلاحديث فسدوا" (کتاب المیزان شعرانی) لوگ اس وقت تک خیر وفلاح میں رہیں گے جب تک ان میں حدیث کے طالب علم موجود رہیں گے۔ اور جب وہ بغیر حدیث کے علم حاصل کریں گے تو فساد اور بگاڑ میں مبتلا ہوجائیں گے۔

امام مالکؒ کا ارشاد ہے "كل ما وافق الكتاب والسنة فخذوه وكل مالم يوافقه والسنة فاتركوه" (جامع اہل علم) ہروہ چیز جو کتاب و سنت کے افق ہو اسے قبول کرلو اور جو مخالف ہو اسے چھوڑ دو امام شافعیؒ فرماتے ہیں "اجمع المسلمون على ان من استبان له سنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحل له ان يدعها بقول احد" (اعلام الموقعین جلد ۲)

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کسی پر رسول اللہ ﷺ کی سنت واضح ہوجائے تو پھر اس کے لئے کسی کے قول کی وجہ سے اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ سے منقول ہے "من رد حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو على شفاهلكة" کتاب المناقب ابن جوزی) جس نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو رد کردیا وہ ہلاکت کے کنارے پر آگیا آئمہ اربعہ کے مذکورہ بالا ارشاد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فہم قرآن کے سلسلہ میں سنت کی تشریحات وتوضیحات کو اولیت حاصل ہے۔ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں۔

"فاهل السنة طائفة واحدة وهوا اصحاب الحديث"

(غنیۃ الطالبین)

"پس اہل سنت ایک ہی گروہ ہے اور وہ اہلحدیث ہیں۔"

ترک سنت اور حضرت باہو:۔ "اذارایت احدا یطیر فی الھوآء ویاکل النار ویمشی علی الماء وترک سنة من سنتی فاضربه بالنعلین" (حجتہ اسرار ص ۱۷ مصنفہ حضرت باہو)

تم ایسے کو دیکھو جو ہوا میں اڑتا ہو' آگ کھالیتا ہو اور دریا پر چلتا ہو' باوجود اسکے اگر اس نے میری سنت ترک کردی ہے تو اسے تم جوتوں سے مارو' اے مومن تجھے واضح رہے کہ طلب حق رسول اللہ ؐ کی متابعت میں ہے "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی اللہ یحببکم " اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو (نقش قدم پر چلو) اللہ تمہیں پیار کرے گا پس جو شخص رسول اللہ ؐ کی اطاعت کے بغیر اپنی شیخ زادگی کے بھروسے رہبری اور پیشوائی کرے گا وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

بدعت اور حضرت باہو ؒ:۔ البدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار" بدعت گمراہی اور ہر گمراہی دوزخ میں پہنچائے گی۔ (حجتہ اسرار ص ۴)

بدعت کی باتوں سے بچنا چاہئے کیونکہ وہ قہر الٰہی اور جناب سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناخوشی کا سبب ہے (ایضاً ص ۳۴)

فقیر میں بدعت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس میں خدا کا قہر اور رسول اللہ ؐ کی ناراضا مندی ہے۔ (ایضاً ص ۳۸) "المبتدعون کلاب النار"
بدعتی دوزخ کے کتے ہیں (الفقیر ص ا مصنفہ ایضاً)

مقام غور! آپ ذرا سنجیدگی سے غور کریں وہ لوگ جو بزرگوں کے ماننے کے دعوے کرتے ہیں کونسی جماعت بزرگوں کے اقوال و افعال کو مانتے ہیں نافرمان بے ادب گستاخ کون ہیں جس کا آپ دعویٰ کرتے ہیں اور مسجدوں میں آوازوں کو بلند کرتے ہیں ذرا ان کے فرمان تو دیکھو ان بزرگوں نے تو بدعتیوں کو جہنم کے کتوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور

ان کے عقائد کے خلاف ہیں۔ ہم ان لوگوں کے لئے ہدایت کی دعا ہی کرسکتے ہیں اے اللہ بدعتیوں کو ہدایت فرما۔ شرک و بدعت سے توبہ کرکے متبع سنت بن جائیں۔

نتیجہ بدعت احادیث کی نظر میں:-

"من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد" (مشکوۃ) جو شخص ہماری اس شریعت میں کوئی ایسا نیا کام نکالتا ہے جس کا تعلق شریعت سے نہیں وہ مردود ہے دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں "لایقبل الله لصاحب بدعة صوما ولاصلوة ولاصدقة ولاحجاو ولاعمرة ولاجهادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین" (سنن ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ بدعتی شخص کا نہ روزہ قبول فرماتا ہے اور نہ نماز' نہ صدقہ' نہ حج' نہ عمرہ' نہ جہاد' نہ کوئی فرض اور نہ کوئی نفل وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے میں سے بال۔

حوض کوثر کا پانی بدعتیوں کے نصیب نہ ہوگا:-

بخاری شریف میں ہے "عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیردن علی ناس من اصحابی الحوض حتی عرفتهم اختلجوا دونی فاقول اصحابی فیقول لاتدری مااحدثوابعدک"

حضرت انس سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ حوض پر اتریں گے یہاں تک کہ میں ان کو پہچان لوں گا وہ میرے سامنے سے کھینچ کر لے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا "لاتدری" کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا ہے۔ اور اسی طرح دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ سہل بن سعد سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ